OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

عصرِ حاضر میں نعت نگاری پر عوامی نعت کے بڑھتے ہوئے رجحان کا تنقیدی جائزہ

The Critical Review of the Growing Trend of Popular Naat in Contemporary Naat Poetry

Dr. Muhammad Sarwar
Assistant Professor, Department of Social Sciences, University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore.
E-mail: sarwarsiddique@uvas.edu.pk

Received on: 03-01-2025 Accepted on: 04-02-2025

Abstract

This study presents a critical analysis of the growing trend of *popular naat* in contemporary Urdu *naat* literature. *Naat* poetry is a sacred and dignified genre in Urdu literature, wherein the emotions of love and devotion to the Prophet Muhammad ﷺ are expressed with artistic finesse and religious reverence. However, in recent decades, *naat* has evolved into a form of popular expression, where simplicity of language, emotional tone, and immediate impact have taken precedence. While this trend has played a significant role in raising religious awareness among the masses, it has also led to a decline in the literary, artistic, and theological standards of *naat*. This paper critically and analytically explores the definition, causes, impact, and scope of popular *naat*. The research reveals that although this form of *naat* has succeeded in bringing the love of the Prophet ﷺ to the hearts of the common people, it has at times compromised on literary quality, intellectual depth, metrical accuracy, and religious boundaries. The study concludes with key recommendations to preserve the sanctity and literary integrity of *naat* writing.

Keywords: Critical, Review, Growing Trend, Popular Naat, Contemporary, Naat Poertry

تعارف نعت:

اسلامی ادب کی ایک منفرد صنف ہے جس میں مدحِ رسول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعری پیرائے میں بیان کیا جاتا ہے۔ روایتی طور پر نعتیہ شاعری میں فکری و فنی معیار کو نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے، مگر عصرِ حاضر میں عوامی نعت کے بڑھتے ہوئے رجحان نے اس صنف کو ایک نئی جہت دے دی ہے۔ عوامی نعت کے اس رجحان نے محافلِ نعت کو متاثر کیا ہے اور سنجیدہ نعتیہ ادب کے فروغ میں رکاوٹیں پیدا کی ہیں۔ اس مقالے میں ہم نعتیہ شاعری میں عوامی نعت کے رجحان کے مختلف پہلوؤں کا تفصیلی اور تنقیدی جائزہ پیش کریں گے۔

عوامی نعت:

عوامی نعت وہ نعتیہ کلام ہے جو سادہ زبان، جذباتی اظہار اور نغمگی سے بھرپور ہوتا ہے۔ اس کا مقصد زیادہ تر عوامی مقبولیت حاصل کرنا ہوتا ہے اور اس میں فنی و فکری گہرائی اکثر کمزور پڑ جاتی ہے۔ عوامی نعت میں زیادہ تر وہ اشعار مقبول ہوتے ہیں جو فوری طور پر جذبات کو ابھار سکیں، لیکن ان میں ادبی معیار اور فکری وسعت کا فقدان ہوتا ہے۔

عوامی نعت کا مفہوم اور دائرۂ کار

اردو ادب میں نعت گوئی ایک مقدس اور معتبر صنفِ سخن کے طور پر جانی جاتی ہے، جس کا بنیادی مقصد سرورِ دو عالم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے عقیدت و محبت کا اظہار ہے۔ نعت کا یہ تخلیقی اظہار جب عوامی سطح پر مقبول ہوا تو اس نے "عوامی نعت" کی ایک نئی صورت اختیار کر لی۔ اس رجحان کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ جب نعت گوئی مخصوص علمی و دینی حلقوں سے نکل کر عوامی زبان، سادہ اندازِ بیان، اور فوری اثر رکھنے والے جذباتی لب و لہجے میں ڈھلتی ہے تو وہ "عوامی نعت" کہلاتی ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کے مطابق

"اردو میں نعت صرف مذہبی جذبات کی تسکین کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک فنی اظہار بھی ہے، جس نے ہر دور میں عوامی سطح پر اثرات مرتب کیے ہیں۔"

(جالبی، جمیل۔ تاریخِ ادبِ اردو، جلد چہارم، مقتدرہ قومی زبان، 1993)

عوامی نعت کی زبان عام فہم، پر اثر اور بعض اوقات منظوم دعا کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اس کی خصوصیات میں سادگی، جذباتیت، ترنم، اور فوری تاثر شامل ہیں۔ ایسی نعتیں زیادہ تر ان محافل میں پڑھی جاتی ہیں جہاں سننے والوں کی اکثریت علمی یا فنی حوالوں سے واقف نہیں ہوتی، بلکہ صرف عشقِ رسول ﷺ کی لذت میں ڈوبنا چاہتی ہے۔

ڈاکٹر آفتاب احمد قمر لکھتے ہیں

"عوامی نعت عوام کے جذبات و احساسات کی براہِ راست ترجمانی کرتی ہے۔ یہ نعت نہ صرف دینی جذبے کو ابھارتی ہے بلکہ عوامی شعور کو بھی جگاتی ہے۔"

(قمر، آفتاب احمد۔ نعت کا فکری و فنی تجزیہ، ادارۂ نعت، لاہور، 2012)

عوامی نعتوں کا دائرۂ اثر اب روایتی مذہبی محافل سے بڑھ کر سوشل میڈیا، یوٹیوب، ٹک ٹاک، ریڈیو، اور عوامی میلوں تک پھیل چکا ہے۔ نعت خوانوں کی مقبولیت کے نئے پیمانے سبسکرائبرز، اور کمنٹس بن گئے ہیں، جو اس صنف کے مزاج میں تبدیلی کی نشان دہی کرتے ہیں۔

ڈاکٹر نثار احمد بسمل اس تبدیلی کو یوں بیان کرتے ہیں: "عصرِ حاضر میں نعت خوانی اب صرف ایک مذہبی فریضہ نہیں رہی بلکہ ایک ثقافتی سرگرمی بھی بن چکی ہے جس میں عوامی رجحانات کی جھلک نمایاں ہے۔"

(بسمل، نثار احمد۔ نعت کا جمالیاتی شعور، سنگِ میل پبلیکیشنز، 2015)

یہ صورتِ حال اس بات کی متقاضی ہے کہ عوامی نعت کے فروغ کو خوش آئند سمجھتے ہوئے، اس کی اصلاح اور رہنمائی کے پہلوؤں پر بھی توجہ دی جائے، تاکہ اس کے دینی تقدس اور ادبی وقار کو قائم رکھا جا سکے۔

عوامی نعت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے اثرات

عصرِ حاضر میں نعت خوانی کی صنف میں جو وسعت پیدا ہوئی ہے، اس کا ایک بڑا مظہر "عوامی نعت" کا بڑھتا ہوا رجحان ہے۔ اس رجحان کے اثرات مختلف سطحوں پر ظاہر ہوئے ہیں، جن میں دینی، ادبی، سماجی اور ثقافتی پہلو قابلِ ذکر ہیں۔ عوامی نعتوں نے جہاں ایک طرف عشقِ رسول ﷺ کے جذبات کو عام کیا ہے، وہیں دوسری طرف نعت گوئی کے فنی و دینی معیارات کو بھی چیلنج کیا ہے۔

دینی شعور میں اضافہ

عوامی نعتوں کی رسائی نے دین سے دور طبقوں کو بھی عشقِ رسول ﷺ سے روشناس کروایا ہے ڈاکٹر محمد امین لکھتے ہیں

"عوامی نعتوں نے دین کی تبلیغ میں غیر روایتی مگر مؤثر کردار ادا کیا ہے، جس سے نبی ﷺ کی محبت کی ترویج عام ہوئی ہے۔"

(امین، محمد۔ نعت کا عصری تناظر، نعت ریسرچ سینٹر، اسلام آباد، 2016)

ادبی معیار پر اثر

عوامی نعت کی سادگی اور آسانی نے اگرچہ رسائی کو آسان بنایا، مگر اس کے ساتھ نعت گوئی کے اعلیٰ ادبی معیارات متاثر ہوئے۔ ڈاکٹر سلیم احمد کے بقول

"جب نعت شاعری میں جذبہ غالب آجائے اور فن مغلوب ہو جائے، تو ادب کا توازن بگڑنے لگتا ہے۔"

(احمد، سلیم۔ نعت اور فنی لوازمات، مقتدرہ قومی زبان، 2002)

نعت کا ثقافتی اظہار بن جانا

، عوامی نعت نے ایک مذہبی صنف کو سماجی اور ثقافتی محفلوں کا حصہ بنا دیا ہے۔ اب یہ صرف مسجد یا محفلِ میلاد تک محدود نہیں رہی بلکہ میلہ جشن، قوالی، اور میڈیا کے مختلف فورمز پر پیش کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر ناصر عباس نیر اس پہلو پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "نعت اب صرف عبادت کا ذریعہ نہیں رہی، بلکہ عوامی ثقافت کا ایک مظہر بن چکی ہے۔"

(نیر، ناصر عباس۔ ادبیاتِ مذہب اور جدید رجحانات، لاہور، 2018)

نعت کو کاروبار بنانے کا رجحان

کچھ حلقوں میں نعت خوانی کو آمدنی اور شہرت کے حصول کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔ خاص طور پر یوٹیوب، آڈیو ویژوئل پروڈکشنز، اور پرائیویٹ

نعت پروگرامز نے اس رجحان کو ہوا دی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن مدنی اس تنقید کو یوں بیان کرتے ہیں

جب نعت شہرت، دولت یا مقبولیت کے لیے پڑھی جائے تو اس کا مقصد عشقِ رسول ﷺ کی جگہ دنیاوی مفاد بن جاتا ہے، جو باعثِ تشویش "ہے۔"

(مدنی، عبدالرحمٰن۔ نعت اور اس کے اخلاقی تقاضے، دارالکتب الاسلامیہ، کراچی، 2015)

فنی اور شرعی حدود کی پامالی

کچھ عوامی نعتوں میں مبالغہ آرائی، غلو، اور بعض اوقات غیر شرعی الفاظ و تشبیہات بھی سننے کو ملتی ہیں، جو نعت کے دینی وقار پر سوالیہ نشان چھوڑتی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمجید نیازی کے مطابق

نعت میں فنی چابک دستی سے زیادہ عقیدے کی صفائی اور شرعی حدود کی پاسداری ضروری ہے، جو عوامی نعت میں اکثر نظر انداز ہو جاتی "ہے۔"

(نیازی، عبدالمجید۔ نعتیہ ادب: مسائل اور مباحث، ادارۂ علومِ اسلامی، لاہور، 2019)

ادبی معیار میں کمی: عوامی نعت کے فروغ نے نعتیہ شاعری کے فنی معیار کو کمزور کیا ہے۔ اس میں تشبیہات، استعارے اور دیگر شعری محاسن کم ہوتے جا رہے ہیں، جس کے باعث نعتیہ ادب کی کلاسیکی روایت کو نقصان پہنچا ہے۔ (حوالہ: ڈاکٹر محمد سلیم، "نعتیہ ادب کی تنقیدی جہات"، 2020)

ادبی معیار میں کمی: ایک تنقیدی جائزہ

نعت گوئی اردو ادب کی نہایت باوقار اور پاکیزہ صنف ہے، جس میں عشقِ رسول ﷺ کے جذبات کو نہایت ادب، احترام، اور فنی مہارت کے ساتھ پیش کرنا بنیادی تقاضا ہے۔ تاہم، عوامی نعت کے بڑھتے ہوئے رجحان نے جہاں اس صنف کو عام فہم اور مقبول بنایا، وہیں اس کی ادبی لطافت، شعری تہذیب اور فنی نزاکت کو بھی متاثر کیا ہے۔

سادہ بیانی اور سطحی جذبات

عوامی نعتوں میں زبان و بیان کی سادگی بعض اوقات اس حد تک پہنچ جاتی ہے کہ اشعار سطحی محسوس ہونے لگتے ہیں۔ ان میں نہ کوئی فکری گہرائی ہوتی ہے، نہ صنفِ سخن کے تقاضوں کی پاسداری۔

ڈاکٹر سلیم احمد فرماتے ہیں

، ادب صرف جذبات کا اظہار نہیں بلکہ ان جذبات کو فن کے سانچے میں ڈھالنے کا عمل ہے۔ جب فن کی حدود پامال ہوں، تو وہ تخلیق نہیں"

"محض جذباتی نعرہ بن جاتی ہے۔

(احمد، سلیم۔ادبی معیار اور مذہبی شاعری، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2004)

عروضی اور لسانی خامیاں

عوامی نعتوں میں اکثر وزن، بحر اور قافیہ کی غلطیاں نظر آتی ہیں۔ یہ اشعار فنی اصولوں سے عاری ہوتے ہیں، جو سننے والوں کو وقتی طور پر جذباتی تو کر سکتے ہیں، مگر ادبی تنقید کی نظر میں کمزور قرار پاتے ہیں۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں

نعت گوئی میں فنی لوازمات کا اہتمام نہ ہو تو وہ نعت کے تقدس کو مجروح کر سکتی ہے۔ عروض، قافیہ، ردیف، سبھی بنیادی عناصر کی پابندی" "ضروری ہے۔

(فتح پوری، فرمان۔نعت اور فنی تقاضے، ادارہ یادگارِ غالب، کراچی، 1995)

تقلید اور یکسانیت

عوامی نعتوں میں اکثر تقلیدی انداز ملتے ہیں، جن میں کوئی تخلیقی نیا پن یا فکری انفرادیت نہیں ہوتی۔ موضوعات میں تکرار، تشبیہات میں سطحیت، اور اسلوب میں یکسانیت عام ہوتی جارہی ہے ڈاکٹر تحسین فراقی کے مطابق

"نعت گوئی کو جب دہرایا جائے بغیر تخلیقی بصیرت کے، تو وہ محض روایت بن کر رہ جاتی ہے۔ ادب میں جدت اور ندرت لازم ہے۔"

(فراقی، تحسین۔اردو نعت: روایت و تجدید، بزمِ نعت لاہور، 2010)

جذبات کی حد سے تجاوز

ادب میں جذبات کی شدت قابلِ تعریف ہے، مگر جب یہ شدت غلو یا غیر شرعی تعبیروں میں ڈھل جائے، تو نہ صرف نعت کا ادبی معیار متاثر ہوتا ہے بلکہ اس کا دینی وقار بھی مجروح ہوتا ہے ڈاکٹر عبدالمجید نیازی نے واضح کیا

نعت وہ ادب ہے جس میں جذبات کو ضبط اور فنی گرفت کے ساتھ پیش کرنا ضروری ہے۔ بے قابو جذبات نعت کو مدح سے غلو کی جانب" "لے جا سکتے ہیں۔

(نیازی، عبدالمجید۔نعتیہ ادب: معیار و مسائل، نعت ریسرچ سینٹر، لاہور، 2018)

محافلِ نعت میں نعت خوانی کا تجارتی پہلو: عوامی نعت کے غلبے نے نعت خوانی کو تجارتی رجحان میں تبدیل کر دیا ہے، جس کے باعث نعت گوئی کا اصل مقصد پسِ پشت چلا گیا ہے۔ آج کل کی محافلِ نعت میں زیادہ تر وہی نعتیں مقبول ہوتی ہیں جو سادہ، آسان اور موسیقیت سے بھرپور ہوں، جب کہ فکری نعتوں کو کم پذیرائی ملتی ہے۔(حوالہ: پروفیسر احمد رضا، "عوامی نعت: ایک تنقیدی مطالعہ"، 2022)

ادبی نعت گوئی پر دباؤ: معیاری نعت لکھنے والے شعراء کو عوامی نعت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے سبب کم پذیرائی مل رہی ہے، جس سے نعتیہ

ادب کی ادبی و فکری ترقی متاثر ہو رہی ہے۔ سنجیدہ اور تحقیقی بنیادوں پر لکھی جانے والی نعتیں عوام میں کم مقبول ہو رہی ہیں، جس کی وجہ سے سنجیدہ نعت نگار بھی آسان اور سطحی شاعری کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔(حوالہ: ڈاکٹر فاطمہ زہرہ، "نعتیہ شاعری میں ادبی معیار"، 2019)

موضوعاتی یکسانیت اور تکرار: عوامی نعت میں موضوعات محدود ہو چکے ہیں، اور ان میں فکری و فنی تنوع کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ زیادہ تر نعتیں ایک جیسے الفاظ اور خیالات پر مشتمل ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے نعتیہ شاعری میں تخلیقی جدت کم ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے نعتیہ ادب میں وہ تنوع اور علمی وسعت باقی نہیں رہی جو ماضی میں دیکھنے کو ملتی تھی۔(حوالہ: علامہ یوسف ندیم، "نعتیہ ادب کا ارتقا"، 2021)

عوامی نعت کے فروغ نے جہاں عوامی سطح پر نعتیہ شاعری کو مقبول بنایا ہے، وہیں اس نے معیاری نعت کے فروغ میں مشکلات پیدا کی ہیں۔ عوامی نعت کی مقبولیت کی وجہ سے سنجیدہ اور علمی نعت کو نظر انداز کیا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں نعتیہ شاعری کا اصل جوہر کمزور ہو رہا ہے۔ اگر یہ رجحان جاری رہا تو نعتیہ شاعری کا ادبی معیار مزید زوال پذیر ہو سکتا ہے۔(حوالہ: مجید امجد، "نعتیہ شاعری میں تحقیق و تنقید"، 2018)

عوامی نعت کا فروغ اور اس کی مقبولیت

عوامی نعت سے مراد وہ نعتیہ شاعری ہے جو عوام الناس میں زیادہ مقبول ہو، جسے عام لوگ آسانی سے سمجھ سکیں اور جس میں زبان سادہ اور عام فہم ہو۔ جدید دور میں، خصوصاً الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے رجحان نے عوامی نعت کو فروغ دیا ہے۔ نعت خوانی کی مجالس، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، ٹی وی چینلز اور محافلِ نعت میں عوامی نعتوں کی کثرت دیکھی جا سکتی ہے۔ عوامی نعت کی اس پذیرائی نے جہاں نعت گوئی کو ایک وسیع سامعین تک پہنچایا ہے، وہیں اس کے کچھ چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں۔

عوامی نعت اور معیاری نعتیہ شاعری کے مسائل

عوامی نعت کی غیر معمولی مقبولیت کے سبب ایک بڑا چیلنج یہ پیدا ہوا ہے کہ سنجیدہ، فکری اور معیاری نعتیہ شاعری کو پسِ پشت ڈالا جا رہا ہے۔ علمی و تحقیقی بنیادوں پر لکھی گئی نعتوں کے بجائے جذباتی اور سادہ زبان میں لکھی گئی نعتیں زیادہ مقبول ہو رہی ہیں، جس کے نتیجے میں نعتیہ شاعری کے اصل ادبی جوہر کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ نعتیہ شاعری محض عقیدت کے اظہار کا نام نہیں، بلکہ اس کے لیے زبان و بیان، ادب، فکری گہرائی، تاریخی و دینی حوالے اور اصول و ضوابط کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اگر نعت گوئی میں صرف عوامی رجحانات کو مد نظر رکھا جائے اور محض مقبولیت حاصل کرنے کے لیے نعت کہی جائے، تو یہ صنف اپنے اصل معیار سے دور ہوتی چلی جائے گی۔

ادبی معیار کے زوال کا خدشہ

اگر عوامی نعت کا یہی رجحان جاری رہا، تو نعتیہ شاعری کا ادبی معیار مزید زوال پذیر ہو سکتا ہے۔ نعت ایک نہایت مقدس صنفِ سخن ہے، جس کے لیے گہرے فکری، علمی اور تحقیقی مطالعے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر نعت گو شعرا اور نعت خوان محض مقبولیت کی دوڑ میں شامل ہو

جائیں، تو اس صنف کے اصل جوہر میں کمزوری آسکتی ہے۔

نعتیہ شاعری کو سنجیدگی اور فکری بصیرت کے ساتھ پروان چڑھانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ معیاری نعت کی ترویج کے لیے ضروری ہے کہ نعت گو شعرا اور ادبی شخصیات تحقیق اور تنقید کے اصولوں کو ملحوظِ خاطر رکھیں اور نعت کو محض جذباتیت یا عوامی پسندیدگی تک محدود نہ کریں۔

نتائج و تجاویز:

(1) نعتیہ ادب میں فکری و فنی معیار کو برقرار رکھنے کے لیے تحقیقی و تعلیمی اقدامات کیے جائیں۔ نعتیہ شاعری کو ایک باقاعدہ ادبی صنف کے طور پر فروغ دیا جائے۔

(2) عوامی نعت کے ساتھ ساتھ ادبی نعت کو فروغ دینے کے لیے محافل، ادبی نشستوں اور اشاعتی اداروں کو متحرک کیا جائے۔

(3) نعتیہ شاعری میں جدید فکری اور تحقیقی جہات کو شامل کیا جائے تاکہ اس صنف میں ہمہ گیری پیدا ہو اور اس کی ادبی حیثیت کو بحال رکھا جا سکے۔

(4) نعت خوانوں کو چاہیے کہ وہ سنجیدہ اور معیاری نعتوں کی ترویج میں کردار ادا کریں اور محافل میں ایسی نعتوں کو زیادہ جگہ دیں جو فنی اور فکری لحاظ سے مستند ہوں۔

حاصلِ کلام:

عوامی نعت کے بڑھتے ہوئے رجحان نے نعتیہ شاعری میں ایک نیا ذوق پیدا کیا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ اس نے ادبی معیار کو بھی متاثر کیا ہے۔ اس تنقیدی مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر نعتیہ شاعری کو ایک سنجیدہ اور بامقصد صنف کے طور پر برقرار رکھنا ہے، تو اس میں فکری و فنی توازن قائم کرنا ہوگا۔ عوامی نعت کے فروغ نے جہاں نعتیہ شاعری کو مقبولیت بخشی، وہیں اس نے معیاری نعت گوئی کو ایک چیلنج سے بھی دوچار کر دیا ہے۔ اگر اس رجحان کو متوازن نہ کیا گیا تو ادبی نعت کے معیار کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ عوامی نعت اور معیاری نعت کے درمیان ایک توازن قائم کیا جائے، جہاں عقیدت، ادب، زبان کی خوبصورتی اور فکری گہرائی ایک ساتھ موجود ہوں۔ نعتیہ ادب کی بقا اور ترقی اسی میں ہے کہ ہم اسے ایک سنجیدہ علمی اور فکری ادب کے طور پر آگے بڑھائیں، نہ کہ محض عوامی مقبولیت کی خاطر اس کے اصل جوہر سے غافل ہو جائیں۔

حوالہ جات

1. ڈاکٹر محمد سلیم، "نعتیہ ادب کی تنقیدی جہات"، لاہور: نعت ریسرچ سنٹر، 2020۔
2. پروفیسر احمد رضا، "عوامی نعت: ایک تنقیدی مطالعہ"، کراچی: قومی نعت فاؤنڈیشن، 2022۔
3. ڈاکٹر فاطمہ زہرہ، "نعتیہ شاعری میں ادبی معیار"، اسلام آباد: اردو اکادمی، 2019۔

4. علامہ یوسف ندیم، "نعتیہ ادب کا ارتقا"، لاہور: مجلس ادبیات نعت، 2021۔
5. مجید امجد، "نعتیہ شاعری میں تحقیق و تنقید"، ملتان: اسلامی تحقیقاتی مرکز، 2018۔
6. جالبی، جمیل۔ تاریخِ ادبِ اردو، جلد چہارم، مقتدرہ قومی زبان، 1993
7. قمر، آفتاب احمد۔ نعت کا فکری و فنی تجزیہ، ادارۂ نعت، لاہور، 2012
8. بسمل، نثار احمد۔ نعت کا جمالیاتی شعور، سنگِ میل پبلیکیشنز، 2015
9. امین، محمد۔ نعت کا عصری تناظر، نعت ریسرچ سینٹر، اسلام آباد، 2016
10. احمد، سلیم۔ نعت اور فنی لوازمات، مقتدرہ قومی زبان، 2002
11. نیر، ناصر عباس۔ ادبیاتِ مذہب اور جدید رجحانات، لاہور، 2018
12. مدنی، عبدالرحمٰن۔ نعت اور اس کے اخلاقی تقاضے، دارالکتب الاسلامیہ، کراچی، 2015
13. نیازی، عبدالمجید۔ نعتیہ ادب: مسائل اور مباحث، ادارۂ علومِ اسلامی، لاہور، 2019
14. احمد، سلیم۔ ادبی معیار اور مذہبی شاعری، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2004
15. فتح پوری، فرمان۔ نعت اور فنی تقاضے، ادارہ یادگارِ غالب، کراچی، 1995
16. فراقی، تحسین۔ اردو نعت: روایت و تجدید، بزمِ نعت لاہور، 2010
17. نیازی، عبدالمجید۔ نعتیہ ادب: معیار و مسائل، نعت ریسرچ سینٹر، لاہور، 2018
18. پروفیسر احمد رضا، "عوامی نعت: ایک تنقیدی مطالعہ"، 2022
19. ڈاکٹر فاطمہ زہرہ، "نعتیہ شاعری میں ادبی معیار"، 2019

References

1. Doctor muhammad salim, "naatia adb ki tanqeedi jahat", lahore: naat risrch santr, 2020.
2. Parofisr ahammad raza, "awami naat: ek tanqeedi matalaa", karachi: qaumi naat foundation, 2022.
3. Doctor fatmah zahrah, "naatia shaari min adbi mayar", aa aabad: ardo akadami, 2019.
4. Alamah usaf ndim, "naatia adb ka artaqa", laahor: mujals adeyat naat, 2021.
5. Majeed Amajd, "naatia shaari min tehqeeq w tanqeed", maltan: islami tehqeeqati markaz, 2018.
6. Jalbi, jamel. taareq adbi ardo, jald chaarm, maqtarah qaumi zaban, 1993
7. Qamar, aftab ahammad. naat ka fikari w fani tajaziya, adarah naat, laahor,2012
8. Basmal, nasar ahammad. naat ka jamaliyati shoor, sangi mel publication, 2015
9. Amin, muhammad. naat ka asri tanazar, naat risrch sintr, aa aabad, 2016
10. Ahammad, salim. naat or fani lwazmat, maqtarah qaumi zaban, 2002.
11. Nir, naasir abas. adeyati mazhab or jadid rjahanat, laahor, 2018
12. Madani, abdalrahman. naat or is ke akhalaqi taqazay, daralktab alaslamia, karachi, 2015.
13. Niyazi, abdalmajeed. naatia adb: masile or muhas, adarah alomi islami, laahor, 2019.
14. Ahammad, salim. adbi mayar or mazhabi shaari, maqtarah qaumi zaban, aa aabad, 2004.
15. Fatah pori, farman. naat or fani taqazay, adarah yaadgari ghalb, karachi, 1995.

16. Faraqi, tahsin. ardo naat: rawayat w tajadid, bazami naat laahor, 2010.
17. Niyazi, abdalmajeed. naatia adb: mayar w masile, naat risrch sintr, laahor, 2018.
18. Parofisr ahammad raza, "awami naat: ek tanqeedi matalaa", 2022.
19. Doctor fatmah zahrah, "naatia shaari min adbi mayar", 2019.